بحث و تمحیص

از مولانا محمد میاں صاحب مدظلہٗ دہلی

رویت ہلال کے سلسلہ میں
جمعیۃ علماء ہند کا فیصلہ

مجلس تحقیقات شرعیہ لکھنؤ کی قرارداد اور جواب طلب مسائل

مضمون ہذا بغرض اشاعت الحق ارسال ہے۔ ضرورت ہے کہ حضرات علماء ان سوالات پر غور فرماکر رائے قائم فرمالیں۔

محمد میاں
خادم دارالافتاء مدرسہ امینیہ دہلی
سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند

سولہ سال ہوگئے ۱۸۔۱۹ اگست ۱۹۵۱ء کو جمعیۃ علماء ہند نے اجلاس مرادآباد میں جسکو اکابر علماء خصوصاً حضرت علامہ مولانا کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم ہندؒ اور شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمہا اللہ کی شرکت کا شرف حاصل ہے۔ رویت ہلال کے سلسلے میں یہ متفقہ فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ "اگر ریڈیو کے ذریعہ آنے والی خبر کے متعلق یہ اطمینان ہوجائے۔ کہ جس جگہ سے ریڈیو کی خبر دی جارہی ہے وہاں کے علماء نے چاند ہونے کی باقاعدہ شہادت لیکر چاند ہونے کا حکم کردیا ہے۔ خبر دینے والا بھی متعین ہو کہ کوئی مسلم معتمد خبر دیتا ہو تو اس اعلان پر اعتماد کرکے دوسرے مقامات میں بھی چاند ہوجانے کے حکم پر عمل کیا جانا جائز ہے۔ اور تمام ہندوستان کے شہروں اور قصبوں میں متعین ذمہ دار جماعات اس کے موافق حکم کریں تو ان پر عمل کیا جائے۔ یہ حکم تمام ہندوستان و پاکستان کیلئے ہے۔"

—اس فیصلہ نے یہ بات واضح کردی تھی۔ کہ ریڈیو کی خبر کو مجہول قرار دے کر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایک قابل التفات خبر ہے اور اگر (۱) خبر دینے والا شخص متعین ہو۔ (۲) وہ مسلم معتمد ہو۔

(۳) اس تصریح کے ساتھ خبر دے کہ جہاں سے خبر دے رہا ہے۔ وہاں کے علماء نے باقاعدہ شہادت لیکر چاند ہونے کا حکم کیا ہے۔ تو مقامی ذمہ دار جماعت اس کے موافق فیصلہ کر سکتی ہے۔ اس مقام کے مسلمانوں کو اس کمیٹی کے فیصلہ پر عمل کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ فیصلہ کی تصریح یہ بھی ہے۔ کہ جسطرح ہندوستان کے کسی ریڈیو اسٹیشن سے شائع ہونے والی خبر پر (شرائط مذکورہ کیساتھ) عمل کیا جا سکتا ہے۔ ایسے ہی پاکستان کے کسی ریڈیو اسٹیشن سے شائع ہونے والی خبر پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ کہ تمام دنیا کے لحاظ سے اختلاف مطالع کا اعتبار ہو یا نہ ہو جہاں تک ہند و پاکستان کی حدود ہیں ان میں اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے۔

جمعیۃ العلماء کا یہ فیصلہ سولہ سال کے عرصہ میں بار بار شائع ہو چکا ہے۔ اس پر بحث و تمحیص اور جرح و تنقید بھی ہوتی رہی ہے۔ لیکن چند سوالات ایسے ہیں جن کے جواب اس فیصلہ سے محروم نہیں ہوتے۔ یہ سوالات تشنہ ہیں۔ اور صحیح جوابات کے لئے مضطرب ہیں۔ مثلاً یہ سوال ۱۔ اگر ہند و پاکستان کی حدود تک اختلاف مطالع کا اعتبار نہیں ہے تو کیا کسی اور ملک کے لحاظ سے اعتبار ہوگا۔ اگر ہوگا تو کب، کس فاصلہ پر اور کیا اس کے لئے کوئی ضابطہ ہے۔؟ ۲۔ ریڈیو کی خبر کو خبر کی حیثیت دی جائے یا اعلان کی یا علامت کی، خبر کی حیثیت دی جاتی ہے۔ تو اس پر فیصلہ درست نہیں ہے تاوقتیکہ خبر مستفیض نہ ہو اور اگر اعلان یا علامت کی حیثیت دی جاتی ہے۔ تو اسلام و اعتماد اور تعین کی شرطیں بے محل ہیں۔ کیونکہ علامت کے لئے اسلام و اعتماد تو کیا ذی روح یا انسان ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ گھنٹے کی آواز، توپ کا گولہ، منارے کی روشنی علامتیں ہیں۔ اور اعلان کرنے والا اگرچہ انسان ہوگا مگر اعلانچی کے لئے تعارف، اعتماد اور تدین حتی کہ اسلام کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ ۳۔ ہمارا تعامل یہ ہے کہ مقامی حد تک ریڈیو کی خبر کو اعلان یا خبر مستفیض کی حیثیت دی جاتی ہے۔ دہلی، کلکتہ یا بمبئی جیسے شہر جو کئی کئی سو مربع میل میں پھیلے ہوئے ہیں، ان شہروں کی کمیٹیوں کے فیصلے اگر ریڈیو سے شائع کئے جائیں تو شہر کی حدود تک تسلیم کرلئے جاتے ہیں۔ لیکن دوسرے مقامات کیلئے یہ علامت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ وہاں کے لئے وہاں کی مقامی کمیٹی کے فیصلہ کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے شہادت مہیا ہونی چاہیئے یا خبر مستفیض۔ ۴۔ ان شہروں کی مقامی کمیٹیاں صرف مقامی ہیں۔ اگر کوئی کمیٹی ایسی ہو جو پورے ملک کی نمائندگی کرتی ہو اور اس کا فیصلہ پورے ملک کیلئے تسلیم کیا جائے تو اس کے فیصلہ کی اشاعت جو ریڈیو سے ہوگی وہ علامت کی حیثیت رکھے گی اور جسطرح مثلاً دہلی کے گوشہ گوشہ میں دہلی کی کمیٹی کے فیصلہ پر عمل کیا جاتا ہے۔ پورے ملک میں اس کمیٹی کے فیصلہ پر عمل کیا

جائے گا۔ یا اُس وقت بھی ہر مقام کے لئے مقامی کمیٹی کے فیصلہ کی ضرورت ہوگی۔ ۵۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ریڈیو کی خبر کو مستفیض کی حیثیت دی جائے۔ اس وقت یہ تو ضروری ہوگا کہ خبر مستند ہو یعنی خبر میں یہ صراحت کی گئی ہو کہ چاند ہونے کا فیصلہ کس نے کیا اور کس طرح کیا۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہوگا کہ مقامی کمیٹی فیصلہ صادر کرے بلکہ بقول شمس الائمہ سرخسیؒ وہی فیصلہ جو اس مقام پہ ہوا ہے، جہاں کی اطلاع دی جا رہی ہے وہی یہاں بھی نافذ ہو جائے گا۔

مجلس تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنؤ نے ایک سوالنامہ مرتب کر کے حضرات علماء کے پاس بھیجا۔ ہندوستان و پاکستان کے دس علماء کرام اور مفتی صاحبان نے اس کے جوابات مجلس کے پاس بھیجے۔ ۳، ۴ مئی ۱۹۶۷ء کو مجلس کا اجتماع لکھنؤ میں ہوا جن میں مندرجہ ذیل دس حضرات نے شرکت کی۔
مولانا ابوالحسن صاحب ندوی۔ مولانا معین الدین صاحب ندوی۔ مولانا محمد ظفیر الدین صاحب۔ مولانا محمد منظور صاحب نعمانی۔ مولانا عون احمد صاحب قادری۔ مولانا اویس صاحب ندوی۔ مولانا عمران خاں صاحب مولانا مجیب اللہ صاحب ندوی۔ مولانا عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی۔ مولانا محمد اسحاق صاحب ندوی، اس مجلس نے اپنے غور و فکر کے نتیجے کو ۱۴ دفعات (متبردں) میں بیان کیا ہے۔ جمعیۃ العلماء کے فتویٰ میں جو باتیں واضح کی گئی تھیں یہ دفعات بطور اصول مسلمہ ان کی تائید کرتی ہیں۔ مگر جمعیۃ العلماء کے فتویٰ پر جو سوالات وارد ہوتے تھے ان میں سے صرف اختلاف مطالع سے متعلق تو ایک صراحت کی گئی ہے۔ باقی سوالات پھر بھی تشنہ رہ گئے ہیں۔

مطالع کے بارے میں مجلس تحقیقات کا فیصلہ یہ ہے کہ بلاد بعیدہ میں اختلاف مطالع معتبر ہے۔ اور بلاد بعیدہ سے مراد یہ ہے کہ ان میں باہم اس قدر دوری واقع ہو کہ عادۃً انکی رویت میں ایک دن کا فرق ہوتا ہو۔ (دفعہ ۲-۳)

دفعہ ۴ میں کہا گیا ہے کہ مجلس اس سلسلے میں ایک ایسے چارٹ کی ضرورت سمجھتی ہے جس سے معلوم ہو جائے کہ مطلع کتنی مسافت پر بدلتا ہے، اور کن کن ملکوں کا مطلع ایک ہے۔ مجلس تحقیقات نے ہند و پاک کے مطلع کو ایک قرار دے دیا ہے۔ (دفعہ ۵) البتہ دفعہ ۹ میں کہا گیا ہے۔ کہ مصر و حجاز جیسے دور دراز ملکوں کا مطلع ہند و پاک کے مطلع سے علٰحدہ ہے۔ ہوائی جہاز سے چاند دیکھنے کے تکلف کو بھی مجلس تحقیقات نے غیر معتبر قرار دیا ہے۔

مطالع کے علاوہ ریڈیو کی خبر کے متعلق جو تضاد جمعیۃ العلماء کی تجویز میں معلوم ہو رہا ہے مجلس تحقیقات اس تضاد کو رفع نہیں کر سکی۔ بلکہ دفعہ ۸، ۱۰ کو ملا کر پڑھا جائے تو یہ تضاد کچھ زیادہ ابھر کر سامنے آ جاتا

ہے۔ دفعہ ۳ میں تصریح ہے کہ ریڈیو سے رویت ہلال کا اعلان خبر ہے شہادت نہیں ہے۔ اس تصریح کے بموجب اس خبر کی تصدیق کے لئے شہادت یا استفاضہ کی ضرورت ہے، مگر دفعہ ۱۰ میں اس خبر کو اعلان کی حیثیت دی گئی ہے۔ اور اعلان کرنے والے کے لئے اسلام کی شرط بھی نہیں لگائی گئی بلکہ غیر مسلم ملازم کے اعلان کو بھی قابلِ اعتبار سمجھا ہے۔ صرف ایک شرط برقرار رکھی ہے کہ یہ خبر کسی ذمہ دار ہلال کمیٹی یا جماعت علماء یا قاضی شریعت (بتصریح تام) کے فیصلہ کا اعلان کرے۔

راقم الحروف کے خیال میں مجلس تحقیقات کی تحریر کے ان نمبروں (۸ تا ۱۰) کی مختصر اور واضح تعبیر یہ ہے کہ۔ ریڈیو کی خبر اعلان کا درجہ رکھتی ہے۔ اعلان کرنے والے کے لئے تدین یا اسلام کی شرط نہیں ہوتی۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ خبر میں یہ تصریح ہو کہ ذمہ دار کمیٹی یا علماء یا فلاں قاضی شریعت نے رویت ہلال کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر خبر مجمل ہو کہ فلاں شہر میں چاند دیکھا گیا، یا کل عید منائی جائے گی۔ تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔

راقم الحروف نے اس مضمون کے (۳) میں لکھا ہے۔ کہ مقامی طور پر ریڈیو کی خبر کو اعلان یا علامت کی حیثیت دی جاتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ دوسرے مقام پر اسکو کیا حیثیت دی جائے گی۔ اگر یہ کمیٹی ایسی حیثیت رکھتی ہے کہ اس کا فیصلہ دوسرے مقام میں بھی نافذ ہوتا ہے: تو پھر کسی مقامی کمیٹی یا اس کے فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر وہ دوسرا مقام اس کے تابع نہیں ہے تو اس مقام کی کمیٹی اس اعلان کو کیا حیثیت دے گی۔

اس کے حق میں تو لامحالہ یہ اعلان ایک خبر ہی ہے اور جب تک استفاضہ یا شہادت نہ ہو صرف خبر پر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ مجلس تحقیقات نے نمبر ۱۳ میں خلجان انگیز گریز کیا ہے۔ اگر یہ صورت ہو کہ مختلف شہروں کے ریڈیو الگ الگ خبر دیں کہ یہاں یہاں چاند دیکھا گیا ہے تو اس کو خبر استفاضہ کی حیثیت دی جائے گی یا نہیں۔ مجلس تحقیقات کو اس بارے میں فیصلہ کرنا چاہئے تھا۔ مگر مجلس نے کوئی فیصلہ نہیں دیا بلکہ یہ کہہ کر فیصلہ سے گریز کیا ہے کہ تعدد خبر کی بنیاد پر غور کر کے فیصلہ کرنا کہ یہ خبر مستفیض ہے یا نہیں اور یہ اعلان قابلِ اعتبار ہے یا نہیں علماء کا کام ہے۔ عوام کا فیصلہ قابلِ قبول نہیں ہوگا۔ بہرحال یہ سوالات پھر بھی باقی رہ گئے۔ ۱۔ ریڈیو کی اطلاع کو اعلان قرار دیا جاتا ہے، جیسے ڈھنڈورچی کا اعلان ہوتا ہے یا اسکو خبر قرار دیا جاتا ہے جس کے لئے تبیُّن ضروری ہے۔ قولہ تعالیٰ فتبیّنوا۔ ۲۔ تبیّن کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ خبر تفصیلی ہو یا شہادت یا استفاضہ کی بھی ضرورت ہے۔ ۳۔ مقامی اور غیر مقامی کا فرق ہے کہ مثلاً دہلی کے حدود میں ریڈیو کی اطلاع کو اعلان اور علامت کی حیثیت دی جائے۔ اور

دوسرے مقامات میں اسکو غیر قرار دیا جائے یا تمام مقامات کی ایک ہی حیثیت ہے۔ ۴۔ پاکستان میں مرکزی کمیٹی کا فیصلہ پوری مملکت میں نافذ ہونا چاہیئے وہاں اس فیصلہ کی اطلاع ریڈیو سے دی جائے تو وہ اعلان کی حیثیت رکھے گی مگر پاکستان کی مرکزی کمیٹی ہندوستان کی نمائندگی نہیں کرتی لیکن یہاں بھی اگر کوئی مرکزی کمیٹی بنا دی جائے تو اس کا فیصلہ پورے ملک کے لئے ہوگا۔ اور ریڈیو سے اس کے فیصلہ کا اعلان ڈھنڈورچی کے اعلان کی حیثیت رکھے گا۔ جو سب جگہ قابل ہوگا۔ یا یہاں یہ صورت نہیں ہو سکتی۔ اگر بالفرض دہلی کی ہلال کمیٹی یہ اعلان کردے کہ وہ اس بارے میں پورے ملک کی نمائندہ ہے تو یہ قابلِ اعتبار ہوگا یا مرکزی کمیٹی کی تشکیل کے لئے کوئی اور صورت اختیار کی جائے گی۔ اور وہ کیا ہوگی ــــ ضرورت ہے کہ حضرات علماء ان سوالات پر غور فرما کر رائے قائم فرمائیں۔

حضرت مولانا ابو الزاہد محمد سرفراز خانصاحب شیخ الحدیث

مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

کی شہرۂ آفاق کتاب

راہِ سنّت

جو عرصہ سے نایاب تھی اس کا ساتواں ایڈیشن طبع ہو چکا ہے۔ اس دفعہ بہترین جلد عمدہ گردپوش اور کاغذ کی گرانی کی وجہ سے قیمت چھ روپے ہے شائقین حضرات جلد آرڈر ارسال فرما دیں۔ ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا

ناشر:۔ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ مغربی پاکستان

ملنے کا پتہ:۔ ماسٹر اللہ دین ناظم ادارہ نشر و اشاعت انجمن اسلامیہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

ناظم ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

موتیا روک

- موتیا روک موتیا بند کا بلا اپریشن علاج ہے۔
- موتیا روک دھند جالا پھولا ککروں کیلئے بھی مفید ہے۔
- موتیا روک بینائی کو تیز کرتا ہے۔ اور چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا۔
- موتیا روک آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید ہے۔

بیت الحکمت

لوہاری منڈی۔ لاہور